ٹائیٹل طبع اوّل

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

اَلْحَقّ

مباحثہ

مابین حضرت اقدسؑ و مولوی محمدؐ بشیر بھوپالوی بمقام

دہلی

و مباحثہ بذریعہ مراسلات مابین مولوی سید محمد احسن صاحب

امروہی و مولوی محمد بشیر مذکور

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حافظ حکیم فضل دین صاحب

مالک مطبع کے چھپکر شائع ہوا۔

تعداد اشاعت ۷۰۰ تاریخ طبع جنوری ۱۹۰۵ء قیمت ۸/

بہت سی کوشش کی ہے اور پوری جانفشانی سے ناخنوں تک زور لگایا ہے لیکن افسوس کہ وہ اس قصد میں ناکام رہے اور قطعیۃ الدلالت نہ بنا سکے بلکہ اور بھی شبہات ڈالدیئے۔

مولویصاحب نے اس کامیابی کی امید پر کہ کسی طرح آیت موصوفہ بالا قطعیۃ الدلالت ہو جائے یہ ایک جدید قاعدہ بیان فرمایا ہے کہ آیت کے لفظ لیؤمنن میں نون تاکید ہے اور نون تاکید مضارع کو خالص استقبال کے لئے کر دیتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے خیال میں اس مدعا کے اثبات کیلئے قرآن کریم سے نظیر کے طور پر کئی ایسے الفاظ نقل کئے ہیں جنکی وجہ سے اُنکے زعم میں مضارع استقبال ہو گیا ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ مولویصاحب نے اس تفتیش میں ناحق وقت ضائع کیا کیونکہ اگر فرض کے طور پر یہ مان لیا جائے کہ آیت موصوفہ میں لفظ لیؤمنن استقبال کے ہی معنے رکھتا ہے پھر بھی کیونکر یہ آیت مسیح کی زندگی پر قطعیۃ الدلالت ہو سکتی ہے کیا استقبالی طور پر یہ دوسرے معنے بھی نہیں ہو سکتے کہ کوئی اہل کتاب میں سے ایسا نہیں جو اپنی موت سے پہلے مسیح پر ایمان نہیں لائیگا دیکھو یہ بھی تو خالص استقبال ہی ہے کیونکہ آیت اپنے نزول کے بعد کے زمانہ کی خبر دیتی ہے بلکہ ان معنوں پر آیت کی دلالت صریحہ ہے اس واسطے کہ دوسری قرأت میں یوں آیا ہے جو بیضاوی وغیرہ میں لکھی ہے الا لیؤمنن بہ قبل موتھم جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اہل کتاب اپنی موت سے پہلے مسیح ابن مریم پر ایمان لے آوینگے اب دیکھیے کہ قبل موتہ کی ضمیر جو آپ حضرت مسیح کی طرف پھیرتے تھے دوسری قرأت سے یہ معلوم ہوا کہ وہ حضرت مسیح کیطرف نہیں بلکہ اہل کتاب فرقہ کیطرف پھرتی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ قرأت غیر متواترہ بھی حکم حدیث احاد کا رکھتی ہے اور آیات کے معنوں کے وقت ایسے معنے زیادہ تر قبول کے لائق ہیں جو دوسری قرأت کے مخالف نہ ہوں۔ اب آپ ہی انصاف فرمائیے کہ یہ آیت جس کی دوسری قرأت آپ کے خیال کو بکلی باطل ٹھہرا رہی ہے۔ کیونکر قطعیۃ الدلالت ٹھہر سکتی ہے۔

ماسوا اسکے آپنے جو نون ثقیلہ کا قاعدہ پیش کیا ہے وہ سراسر مخدوش اور باطل ہے۔ حضرت ہر ایک جگہ اور ہر ایک مقام میں نون ثقیلہ کے ملانے سے مضارع استقبال نہیں بن سکتا۔ قرآن کریم کیلئے قرآن کریم کی نظیریں کافی ہیں اگرچہ یہ سچ ہے کہ بعض جگہ قرآن کریم کے مضارعات پر جب نون ثقیلہ ملا ہے تو وہ استقبال کے معنوں پر مستعمل ہوئے ہیں۔ لیکن بعض جگہ ایسی بھی ہیں کہ حال کے معنے قائم رہے ہیں یا حال اور استقبال بلکہ ماضی بھی اشتراکی طور پر ایک سلسلہ متصلہ ممتدہ کیطرح مراد لئے گئے ہیں۔ یعنے ایسا سلسلہ جو حال یا ماضی سے شروع ہوا اور استقبال کی انتہا تک بلا انقطاع برابر چلا گیا۔